سائل ثانی

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بعد سلام مسنون۔ مندرجہ ذیل مسئلہ کا جواب عنایت فرمائیں جزاک اللہ

خالدہ کو اس کے شوہر نے طلاق دی عدت گزارنے کے بعد اس نے اپنے
والد بھائی بہنوں سے کہا کہ میں نکاح کرنا چاہتی ہوں اور نکاح بھی
زید سے کرونگی زید کی شادی شدہ ہے۔ اور زید سے بھی کہہ
دیا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں زید نے کہا ٹھیک ہے
لیکن خالدہ کے والد نے کچھ معلومات کرتے خاموشی اختیار کرلی بھائی بہنوں نے
ناراضگی کا اظہار کیا پھر خاموش ہو گئے اس کے بعد خالدہ نے زید کو اپنے
نکاح کا اختیار دیدیا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں آپ کو
اختیار ہے کہ آپ گواہوں کی موجودگی میں مجھ سے نکاح کر لیں
جس پر زید نے کہا کہ جب بھی موقع ملتا ہے میں آپ سے
نکاح کر لونگا۔ یوں وقتاً فوقتاً خالدہ زید سے کہتی رہتی کہ آپ کو
اختیار ہے آپ نکاح کریں۔ یہ بات زید کے اہل خانہ کے علم میں آگئی
جس پر زید کے اہل خانہ نے ناراضگی کا اظہار کیا تو زید نے کہا میں
نکاح کر رہا ہوں کوئی غلط کام نہیں کر رہا اور اپنے اہل خانہ کو مخاطب
کر کے کہا میں نے خالدہ کو اپنے نکاح میں لے لیا تم گواہ رہنا اور اس کے
بعد خالدہ کو میسج بھیج دیا موبائل پر کہ آپ کے اختیار کے مطابق اپنے
بچوں کی موجودگی میں اپنے نکاح میں لے لیا خالدہ نے میسج کے ذریعے اسی
وقت فوراً جواب دیا مجھے قبول ہے اس کے بعد پھر موبائل پر کال کر کے نکاح
کی بات کی خالدہ نے کہا مجھے قبول ہے اور یہ بات خالدہ نے اپنے والد بھائی بہنوں
اور رشتہ داروں سے چھپا کر رکھی ہے کسی کو اپنے اس نکاح کا نہیں بتایا
کچھ دن بعد اپنے بچوں کو بتایا ہے بڑا بچہ ۱۴ چودہ سال کا اور بیٹی سمجھدار ہے
بتا دیا کہ میں نے زید سے نکاح کر لیا ہے زید نے بھی
اپنے گھر والوں اہل خانہ جن کی موجودگی میں قبول کیا تھا اس کے علاوہ کسی کو
نہیں بتایا۔ دریافت امر یہ ہے کہ اس طرح خالدہ اور زید کا نکاح کرنا شرعاً
کیا حکم =

- السائل ابو یاسر
03313378871

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۷/۲۰۰۶
مورخہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليًا

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اگر زید دینداری، خاندانی شرافت، مالداری اور پیشہ میں خالدہ کا ہم پلہ ہے، اور اس نے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں خالدہ کا وکیل بن کر خالدہ کا نکاح اپنے آپ سے کیا ہے اور اس نے گواہوں کے سامنے خالدہ کا مکمل تعارف کرادیا یعنی خالدہ کے باپ دادا کا نام گواہوں کے سامنے ذکر کردیا تھا اور گواہ بھی خالدہ کو اس کے باپ دادا کے حوالے سے جانتے تھے تو شرعاً یہ نکاح منعقد ہو گیا ہے، اور اگر وہ دینداری، خاندانی شرافت، مالداری اور پیشہ میں خالدہ کا ہم پلہ نہیں ہے یا گواہ خالدہ کو اس کے باپ دادا کے حوالے سے نہیں جانتے تھے تو نکاح منعقد نہیں ہوا۔

الدر المختار (س(٣/٥٦)

(ويفتى) في غير الكفء(بعدم جوازه أصلا) وهو المختار للفتوى (لفساد الزمان) فلا تحل مطلقة ثلاثا نكحت غير كفء بلا رضا ولي بعد معرفته إياه

حاشية ابن عابدين (س) (٣/ ٥٦)

قيد بذلك لئلا يتوهم عوده إلى قوله: فنفذ نكاح إلخ وللاحتراز عما لو تزوجت بدون مهر المثل، فقد علمت أن للولي الاعتراض أيضا والظاهر أنه لا خلاف في صحة العقد وأن هذا القول المفتى به خاص بغير الكفء كما أشار إليه للشارح، ولم أر من أجرى هذا القول في المسألتين، والفرق إمكان الاستدراك بإتمام مهر المثل ---- (قوله بعدم جوازه أصلا) هذه رواية الحسن عن أبي حنيفة، وهذا إذا كان لها ولي لم يرض به قبل العقد، فلا يفيد الرضا بعده بحر.

المبسوط للسرخسي - (٥ / ١٠)

إذا زوجت نفسها جاز النكاح في ظاهر الرواية سواء كان الزوج كفؤا لها أو غير كفء فالنكاح صحيح إلا أنه إذا لم يكن كفؤا لها فللأولياء حق الاعتراض، وفي رواية الحسن - رضي الله عنه - إن كان الزوج كفؤا لها جاز النكاح، وإن لم يكن كفؤا لها لا يجوز وكان أبو يوسف - رحمه الله تعالى - أولا يقول: لا يجوز تزويجها من كفء أو غير كفء إذا كان لها ولي ثم رجع وقال: إن كان الزوج كفؤا جاز النكاح، وإلا فلا ثم رجع فقال: النكاح صحيح سواء كان الزوج كفؤا لها أو غير كفء لها، وذكر الطحاوي قول أبي يوسف رحمهما الله تعالى إن الزوج إن كان كفؤا أمر القاضي الولي بإجازة العقد فإن أجازه جاز، وإن أبى أن يجيزه لم ينفسخ ولكن القاضي يجيزه فيجوز.

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

الفتاوى الهندية – (١ / ٢٦٨)

مرأة وكلت رجلا ليزوجها من نفسه فقال الوكيل بحضرة الشهود: تزوجت فلانة ولم يعرف الشهود فلانة لا يجوز النكاح ما لم يذكر اسمها واسم أبيها وجدها؛ لأنها غائبة والغائبة تعرف بالتسمية، كذا في محيط السرخسي وكان القاضي الإمام ركن الإسلام علي السغدي في الابتداء لم يشترط ذكر الجد ثم رجع في آخر عمره وكان يشترطه وهو الصحيح وعليه الفتوى، كذا في المضمرات.

وإن كانت حاضرة متنقبة ولا يعرفها الشهود؛ جاز النكاح وهو الصحيح وإن أراد الاحتياط يكشف وجهها حتى يراها الشهود أو يذكر اسمها واسم أبيها وجدها ولو كان الشهود يعرفونها وهي غائبة فذكر الزوج اسمها لا غير وعرف الشهود أنه أراد به المرأة التي يعرفونها جاز النكاح، كذا في محيط السرخسي.........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ
10/ستمبر/2018ء

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ
۱۰/ستمبر/2018ء

الجواب صحیح
محمد طاہر غفرلہ
۲۹/۱۲/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء — فتویٰ نمبر ۲۰۰۶/۲۷ — مورخہ ۲۹/۱۲/۱۴۳۹ھ — ۱۰/۹/۲۰۱۸

نائب مفتی — جامعہ دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner